علماءِ دیوبند کی دینی خدمات

تحریر: مولانا ڈاکٹر محمد امجد تھانوی

برصغیر میں تین تحریکوں کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی :

۱) حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحریک ۱۵۶۲ء سے ۱۶۲۴ء تک ۔

۲) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تحریک ۱۵۹۲ء سے ۱۶۱۴ء تک ۔

۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تحریک ۱۷۳۱ء سے ۱۸۴۶ء تک ۔

لیکن ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی جس میں شاہ ولی اللہؒ کے سلسلے سے متعلق لوگوں نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا تھا انہی کے شاگردوں نے اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے مجاہدین نے یہ طے کیا کہ تلوار سے جہاد کے بعد اب علمی جہاد شروع کیا جائے ۔ اس سلسلے میں حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کی زیر سرپرستی ۱۸۶۶ء میں ہندوستان کے ضلع سہارن پور کے ایک قصبے دیوبند میں دارالعلوم کا قیام عمل میں آیا' جس میں حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی' مولانا رشید احمد گنگوہی' حافظ ضامن صاحب شہید اور میاں جی نور محمد جھنجھانوی (رحمۃ اللہ علیہم) کے اثرات قائم اور دائم تھے ۔ علمائے دیوبند نے اس بات پر توجہ دی کہ انگریز کو جلد از جلد برصغیر سے رخصت کیا جائے ۔ اسی لئے سیاسی پلیٹ فارم پر جمعیت علمائے ہند نے ایک ہراول دستے کا کردار ادا کیا ۔ دارالعلوم دیوبند کے بیشتر علماء دینی خدمات میں مصروف رہے اور تعلیم کے ساتھ تصنیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا ۔ انگریز کو نکالنے کے لئے دارالعلوم دیوبند کے مولانا حسین احمد مدنیؒ کی خدمات کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا ۔ انہوں نے درس و تدریس کے ساتھ انگریز کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور بڑے بڑے اکابر علماء نے ان کا ساتھ دیا ۔

اسی زمانے میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جن کو حکیم الاُمّت کے نام سے

یاد کیا جا تا ہے' انہوں نے اصلاحِ باطن کے سلسلے میں جو کام کیا اور ایک ہزار مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں' ان کا اس وقت دنیا کے کونے کونے میں نہ صرف ذکر موجود ہے بلکہ ان کے عقیدت مند ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی تصنیف و تالیف کے سلسلے میں دیوبند میں مولانا شبیر احمد عثمانی' مولانا ظفر احمد تھانوی' مفتی محمد شفیع' دارالعلوم دیوبند کے مفتی محمود' دارالعلوم دیوبند کے فرزند مولانا الیاس صاحب اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا (رحمۃ اللہ علیہم) کے نام قابل ذکر ہیں' بلکہ حقیقتاً ان کے نام سنہرے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ وعظ' تبلیغ' فتویٰ' جہاد اور دینی و ملکی معاملات برصغیر کی تاریخ میں دارالعلوم دیوبند کا ایک انتہائی قابل ذکر اور قابل تقلید کارنامہ ہے۔

قرآن کریم کی خدمات کے سلسلے میں ۲۹۶ علمائے دیوبند نے ۲۱ زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل ترجمے کئے اور ۱۲۹ تفسیریں مکمل کیں۔ ان میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی تفسیر عثمانی' شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کا ترجمہ وتفسیر' مولانا اشرف علی تھانویؒ کی بیان القرآن اور مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی تفسیر مشہور و معروف ہیں۔ مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کا جو کردار عیسائیت کے خلاف فتوحات میں رہا' جنہوں نے مکہ مکرمہ ہجرت کی' وہ بھی قابل ذکر ہے۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کا جو ختم نبوت کے سلسلے میں کردار ہے اس سے نہ صرف برصغیر بلکہ پوری دنیا واقف ہے۔

اسی طرح علم حدیث کے سلسلے میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے موطا امام مالک کی پندرہ جلدوں میں شرح لکھی' بخاری کی شرح چار جلدوں میں مولانا انور شاہ کاشمیریؒ نے لکھی' ارشاد القاری کے نام سے ایک شرح مفتی رشید احمد صاحب نے لکھی' مولانا شبیر احمد عثمانی نے فضل الباری کے نام سے دو جلدوں میں شرح حدیث لکھی اور صحیح مسلم کی شرح بھی لکھی۔ مولانا احمد رضا بجنوری نے نو جلدوں میں بخاری شریف کا ترجمہ اور تشریح لکھی۔ ایک شرح مولانا رشید احمد گنگوہی' ایک مولانا اکرام علی اور مولانا خلیل احمد سہارن پوری نے لکھی۔ ۱۹۸۷ء میں مولانا یوسف بنّوری نے سات جلدوں میں

شرح لکھی۔ مولانا محمد تقی عثمانی نے ترمذی شریف کی شرح لکھی۔ مولانا حسین احمد مدنی کی تقاریر ترمذی کو پانچ جلدوں میں ڈاکٹر حبیب اللہ مختار نے جمع کیا۔ مولانا مفتی نظام الدین نے درس ترمذی اور معارف ترمذی مکمل کی۔ مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری اور مولانا محمود حسن نے نسائی شریف کا ترجمہ کیا اور اس کی تشریح ڈاکٹر فضل احمد نے دو جلدوں میں کی۔

اسی طرح علمائے دیوبند کے فرزند مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی نے فتاویٰ کے سلسلے میں جو خدمات پاکستان میں انجام دی ہیں ان کا ذکر کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔ مولانا مفتی محمود نے علمائے دیوبند کے کارناموں کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے درس و تدریس کے علاوہ افتاء اور حدیث کے سلسلے میں اور علماء کی شخصیات کو پاکستان کے مختلف حلقوں میں بلند کرنے میں جو کردار ادا کیا ہے وہ بھی قابل ذکر ہے۔ مولانا عبدالقدوس ہاشمی' محمد حسین گنگوہی' مولانا عاشق الٰہی بلند شہری' مولانا خالد سیف اللہ' مفتی ولی حسن ٹونکی' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' مفتی رشید احمد لدھیانوی' مفتی محمد حسن امرتسری' مولانا خیر محمد جالندھری' مولانا غلام اللہ خان' مولانا غلام غوث ہزاروی' مفتی عبدالسلام' مفتی عزیز الرحمٰن' سید عبدالرحیم اور مولانا خلیل احمد (رحمۃ اللہ علیہم) جیسے لوگوں کی فقہی خدمات کو علمائے دیوبند کے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ ماضی قریب میں ہی حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی' جانشین شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کی علمی و دینی بین الاقوامی خدمات کو نہ صرف خراجِ تحسین پیش کیا جائے گا بلکہ ان کو ہمیشہ علمائے دیوبند کے ترجمان کے نام سے یاد کیا جائے گا۔

آج انہی کے جانشینوں میں علمی' تدریسی' دینی اور مدارس کے حوالے سے مولانا مفتی محمد رفیع' مولانا سلیم اللہ خان' مولانا اسفندیار خان' مولانا عبدالرحمٰن اشرفی' مولانا عبید اللہ جامعہ اشرفیہ لاہور' مولانا محمد تقی عثمانی' مولانا مشرف علی تھانوی لاہور' مولانا محمد اسعد تھانوی جامعہ اشرفیہ سکھر' مرحوم مولانا زکریا' مرحوم مولانا مفتی احمد الرحمٰن' مولانا محمد حنیف جالندھری ملتان' مولانا عبدالقادر آزاد لاہور' مولانا عبدالستار رحمانی' مولانا عابچوی' مولانا فضل الرحمان ٹیڑھی سندھ' سینٹر حافظ حسین احمد' مولانا یوسف قریشی پشاور'

سجادہ نشین امروٹ شریف' مولانا عبدالستار رحمانی ڈیرہ غازی خان' مولانا حافظ غلام حبیب رحیم چکوال' مرحوم مولانا عبدالحکیم راولپنڈی' مرحوم مولانا عبداللہ اسلام آباد' مولانا محمد آصف قاسمی ان تمام حضرات کی دینی خدمات اور درس و تدریس' دینِ اسلام کے لئے جدّ و جُہد اور کوشش علمائے دیو بند کی جدو جہد اور کاوش کا نتیجہ ہے۔

علماءِ دیو بند نے جہاں مذہبی' علمی اور سیاسی خدمات انجام دی ہیں وہاں ان کی ادبی خدمات بھی موجود ہیں' جن میں مناظر احسن گیلانی' تاجدار نجیب آبادی' سعید احمد اکبر آبادی' حامد الانصاری' مظہر الدین شیرکوٹی اور انور صابری قابل ذکر ہیں۔ ان تمام حضرات نے جو فرزندانِ دیو بند کہلانے پر فخر محسوس کرتے تھے' ادبی لحاظ سے شاعری اور اردو کی خدمات انجام دیں جس کو دنیا کے تمام ممالک میں تسلیم کیا جاتا ہے۔

علمائے دیو بند کی خدمات کے اعتراف میں اور قیام پاکستان کے سلسلے میں مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا ظفر احمد تھانوی کو نمائندہ دیو بند سمجھ کر بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح اور ان کے تمام ساتھیوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا تھا کہ مولانا شبیر احمد عثمانی مغربی پاکستان میں اور مولانا ظفر احمد تھانوی مشرقی پاکستان میں پاکستان کا جھنڈا لہرا کر قیام پاکستان کا اعلان کریں گے۔ حتیٰ کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے مولانا شبیر احمد عثمانی کی مرتب کردہ اسلامی دفعات کو آئین کا حصہ بنایا جو آج بھی پاکستان کے آئین کا حصّہ ہیں اور جب تک پاکستان قائم ہے اسے آئین سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ قائداعظم محمد علی جناح کی نمازِ جنازہ کی امامت مولانا شبیر احمد عثمانی نے کی۔

ان تمام حقائق کے ساتھ وفاق المدارس العربیہ کے نام سے ہزاروں کے حساب سے دینی مدارس اور لاکھوں کے حساب سے طلبہ علمائے دیو بند کے ایک سپاہی کی حیثیت سے مصروف عمل ہیں۔ یہ حقائق ہی علمائے دیو بند کی خدمات کو اجاگر کرنے کے لئے کافی ہیں۔ جب تک دین اسلام باقی ہے علمائے دیو بند کی دینی' علمی اور اصلاحی خدمات کا تسلسل جاری رہے گا۔ مولانا اشرف علی تھانوی کے ان تمام خلفاء کو جنہوں نے پوری دنیا کے اندر علمی' دینی اور اصلاحی نظام قائم کیا ان کو بھی علمائے دیو بند کے حوالے سے خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔